الرکوع والسجود فہی لکم ولہم فہذا ابین ان المراد ما ہو اعم من اصابۃ الوقت قال ابن المنذر ہذا الحدیث یرد علی من زعم ان صلوۃ الامام اذا فسدت فسدت صلوۃ من خلفہ قال الشوکانی قولہ وان اخطؤا ای ارتکبوا الخطیئۃ ولم یرد الخطأ المقابل للعمد لانہ لا اثم فیہ واستدل بہ البغوی علی انہ یصح صلوۃ المامومین اذا کان امامہم محدثا وعلیہ الاعادۃ قال فی الفتح واستدل بہ غیرہ علی اعم من ذلک وہو صحۃ الائتمام بمن یخل بشئ من الصلوۃ رکنا کان او غیرہ اذا اتم المأموم وہو وجہ للشافعیۃ بشرط ان یکون الامام الخلیفۃ او نائبہ والاصح عندہم صحۃ الاقتداء الا لمن علم انہ ترک واجبا ومنہم من استدل بہ علی الجواز مطلقا قال الشوکانی وہو الظاہر من الحدیث ویؤیدہ ما رواہ المصنف عن الثلاثۃ الخلفاء انتہی (نیل الاوطار ص ۔۔)

اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کی نماز باطل ہوگی دونوں کو نماز دھرانی چاہئے دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ الامام ضامن والموذن موتمن (احمد ابوداؤد ترمذی ابن حبان ابن خزیمہ حاکم عن ابی ھریرۃ) میرے نزدیک ائمہ ثلثہ کا مسلک راجح اور قوی ہے +

سوال:۔ آلہ آواز جسکو انگریزی میں لاؤڈ اسپیکر کہتے ہیں جامع مسجد وعیدین ومجالس وعظ وخطبہ میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ محمد سلیمان از بردوان

جواب:۔ عام مذہبی یا علمی جلسوں کی طرح اذان میں موذن کی آواز اور عیدین وجمعہ کے موقع پر نماز میں امام کی آواز دور کے تمام مقتدیوں تک اور خطبہ میں خطیب کی آواز دور کے لوگوں تک پہنچانے کیلئے لاؤڈ اسپیکر (آلہ مکبر الصوت) کا استعمال اور اس کو امام اور موذن وخطیب کے سامنے رکھنا جائز اور مباح ہے۔ ایسی ضرورت کے وقت اس آلہ کے استعمال میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ اور اذان ونماز وخطبہ جمعہ وعیدین کی صحت میں کوئی خلل نہیں واقع ہوگا۔ اس کے استعمال کے عدم جواز پر شرعاً اور عقلاً کوئی دلیل قائم نہیں ہے بلکہ اس آلہ کا استعمال اس حیثیت سے مستحسن ہے کہ امام اور خطیب کو دور کے مقتدیوں اور حاضرین تک اپنی آواز پہنچانے کی کوشش میں گلا پھاڑ پھاڑ کر چیخنے اور تکلف وتصنع کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ اس کے ذریعہ خطیب وامام کی اصل آواز (صدائے بازگشت اور نقل نہیں) بلا تکلف براہ راست دور کے تمام لوگوں تک پہنچ جاتی ہے۔ اس طرح بڑے سے بڑے اجتماع میں مقتدی وحاضرین خطبہ کتنی دور کیوں نہ ہوں امام ومقتدیوں کے درمیان افعال وحرکات (رکوع وسجدہ وقومہ وجلسہ وغیرہ) میں اختلاف نہیں واقع ہوتا بلکہ تمام مقتدیوں میں ترتیب ونظام قائم رہتا ہے رکوع وسجدہ وغیرہ تمام افعال میں امام ومقتدی کے درمیان آخر تک موافقت ومطابقت قائم رہتی ہے اور مطابقت قائم رکھنے کیلئے التفات اور ادھر ادھر رخ پھیرنے کی ضرورت نہیں پڑتی اور نماز پورے خشوع خضوع واطمینان قلب کے ساتھ ادا ہو سکتی ہے۔ ونیز خطبہ میں انتشار نہیں پیدا ہوتا تمام حاضرین کامل توجہ اور یکسوئی کے ساتھ خطبہ سنتے رہتے ہیں +